

یہ اندیشہ ہے کہ ہم ہوش و حواس کھو بیٹھے تو رقیب محبوب کے التفات سے بے تکلف فائدہ اٹھائے گا۔ اختیار پر افسوس کا سبب یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو ہم یقیناً ہوش و حواس کھو بیٹھتے کہتے ہیں، اب ہم اس درجہ مجبور ہو گئے کہ ہوش و حواس کو بھی رخصت نہیں کر سکتے۔ اس لحاظ سے اختیار پر افسوس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کام نہیں لے سکتے ایسے اختیار اور بے اختیاری میں کوئی فرق نہ رہا۔

۲۔ شرح : ہمارا دل اس پر گڑھتا ہے کہ سانس نے کیوں ایسی آگ نہ برساتی، جو ہمیں ایک ہی دفعہ جلا دیتی۔ آہ ! اس آگ برسانے والے سانس کی ناتمامی اور ادھوراپن کہ وہ ہلکی ہلکی آگ برساتا ہے، جو نہ ہمیں جلا سکی اور نہ جلنے سے نجات دلا سکی۔

○

۱۔ شرح : لڑکوں کی بے پروائی اور لاابالی پن سے کہاں امید ہو سکتی ہے کہ زخموں پر نمک چھڑکیں گے، وہ تو دیوانے کو پتھر مار مار کر ایذا دینے اور خوش ہونے کے عادی ہیں۔ کاش پتھروں میں بھی نمک ہوتا لڑکے مجھے پتھر مارتے اور خوش ہوتے۔ اس طرح ایذا کے علاوہ زخموں کے لیے نمک کا انتظام بھی ہوتا جاتا اور خوب لطف آتا۔

۲۔ شرح : زخمِ دل

کے لیے فخر و ناز کا سامان محبوب

زخم پر چھڑکیں کہاں، طفلانِ بے پروا نمک  
کیا مزہ ہوتا، اگر ستھیر میں بھی ہوتا نمک  
گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل  
ورنہ ہوتا ہے جہاں میں کس قدر پیدا نمک  
مجھ کو آرزو آتی رہے، تجھ کو مبارک ہو جیو،  
نالہ بلبیل کا درد اور خندہ گل کا نمک  
شورِ جولاں تھا کنارِ بحر پر کس کا کہ آج  
گردِ ساحل ہے بہ زخمِ موجِ دریا نمک